حج فرض میں جلدی کیجئے



حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ضبط وترتیب
محمد عبداللہ میمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ للهِ وَسَلامٌ علی عِبادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

اما بعد !

حج فرض ہے

ہر مسلمان صاحب استطاعت پر حج کرنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً ط
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ
(آل عمران)

"اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو شخص (اللہ تعالیٰ کا حکم) نہ مانے تو (اللہ تعالیٰ کا اس میں کیا نقصان ہے) اللہ تعالیٰ تو تمام جہاں والوں سے بے نیاز ہے"۔

حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق سن ۹ ہجری میں آیا ہے اور اس کے اگلے سال سن ۱۰ ہجری میں اپنی وفات سے صرف تین ماہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو "حجتہ الوداع" کے نام سے مشہور ہے۔ اس سے پہلے ایک موقعہ پر آپ نے

خود بھی حج فرض ہونے کا اعلان فرمایا چنانچہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خُطبہ دیا اور اس میں فرمایا : کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کردیا گیا ہے لہٰذا اس کو ادا کرنے کی فکر کرو۔

(صحیح مسلم)

حج کب اور کس چیز سے فرض ہوتا ہے' اس کی وضاحت اس حدیث میں ہے :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے پوچھا کہ : کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا : سامانِ سفر اور سواری۔ (جامع ترمذی)

قرآن کریم کی آیت بالا میں حج فرض ہونے کی شرط "مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً" بتائی گئی ہے کہ حج ان لوگوں پر فرض ہے جو سفر کرکے مکہ معظمہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں' سوال کرنے والے صحابی نے اس استطاعت کی وضاحت چاہی تو آپ نے مختصراً اس کے بارے میں فرمایا کہ ایک تو سواری کا انتظام ہو جس پر مکہ معظمہ تک سفر کیا جا سکے (خواہ اپنی ہو یا کرایہ کی) اور اس کے علاوہ کھانے پینے جیسی ضروریات کے لئے اتنا سرمایہ ہو جو اس زمانہ سفر کے گزارے کے لئے کافی ہو

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے احادیث و آیت میں غور فرما کر استطاعت کی ایسی وضاحت فرما دی کہ اس کی روشنی میں ہر شخص اپنے اوپر حج فرض ہونے کا فیصلہ آسانی سے کر سکتا ہے' آپ بھی اس میں غور کرکے اپنے اوپر حج فرض ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر لیجئے۔

استطاعت کا مطلب

حج فرض ہونے میں جو قدرت اور استطاعت شرط ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ :

جس مُسلمان، عاقل، بالغ، صحت مند غیر معذور کے پاس اس کی اصلی اور بُنیادی ضروریات سے زائد اور فاضل مال اتنا ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں کے قیام وطعام کا خرچ برداشت کرسکے اور اپنی واپسی تک اِن اہل وعیال کے خرچ کا انتظام بھی کرسکے جن کا نان ونفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اور راستہ بھی مامون ہو تو ایسے ہر مُسلمان پر حج فرض ہے۔

عورت کے لئے چونکہ بغیر مَحرَم کے سفر کرنا شرعاً جائز نہیں اس لئے وہ حج پر اس وقت قادر سمجھی جائے گی جب اس کے ساتھ کوئی محرم حج کرنے والا ہو، خواہ محرم اپنے خرچ سے حج کر رہا ہو یا یہ عورت اس کا سفر خرچ بھی برداشت کرے۔

(ماخذہ معارف القرآن جلد دوم صفحہ ۱۲۲)

حج نہ کرنے پر سخت وعید

حج کرنے کی قدرت اور استطاعت رکھنے کے باوجود جو لوگ حج نہ کریں ان کے لئے حدیث میں بڑی سخت وعید ہے، حدیث ملاحظہ ہو :

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جس شخص کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس

کو پہنچا سکے' اور پھر وہ حج نہ کرے' تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ : "اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں"۔ (جامع ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود جو لوگ حج نہ کریں ان کا اس حالت میں مرنا اور یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا گویا برابر ہے (معاذ اللہ)۔ یہ بالکل ایسی وعید ہے کہ جیسے نمازی کو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کفر و شرک کے قریب کہا گیا ہے' قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (الروم ۵۶)

(ترجمہ)

"نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو"۔

جس سے معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنا مشرکوں والا عمل ہے' اس طرح حج نہ کرنے والوں کو یہود و نصاریٰ کے مشابہ بتایا گیا ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں کو مشرکوں کے' اس کا راز یہ ہے کہ عیسائی اور یہودی حج نہیں کرتے لہٰذا باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ان کے ساتھ مشابہت ہے۔ اور عرب کے مشرکین حج کرتے تھے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتے تھے اس لئے نماز نہ پڑھنے کو مشرکوں والا عمل بتایا ______ بہر حال آیت اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بغیر حج کئے مرنے والے ناشکرے اور نافرمان بندے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔

پیشانی پر کافر لکھا ہو گا

آیتِ مذکورہ میں حج نہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے جس بیزاری کا اظہار

فرمایا ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد ہلا دینے والا ہے جو تفسیر در منثور میں ہے :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے : کہ جو شخص تندرست ہو اور پیسہ والا ہو کہ حج کے لئے جانے کی اس میں استطاعت ہو اور پھر بغیر حج کئے وہ مرجائے تو قیامت کے دن اس کی پیشانی پر "کافر" کا لفظ لکھا ہوا ہو گا اس کے بعد انہوں نے یہی آیت : وَمَن كَفَرَ آخر تک پڑھی۔

ایک اور روایت میں :

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے (اور بغیر حج کئے مرجائے) تو قسم کھا کر کہدو کہ وہ عیسائی مرا ہے یا یہودی مرا ہے۔ (فضائل حج)

حج کی استطاعت کے باوجود بغیر حج کئے مرنے والے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذکورہ ارشاد ممکن ہے کہ ان کی یہی تحقیق ہو، ورنہ حضرات علماء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک حج نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا بلکہ انکار کرنے سے کافر ہوتا ہے۔ (فضائل حج)

بہر حال حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرنا کافرانہ طرز عمل ہے جو سخت گناہ ہے جس سے توبہ واجب ہے اور حجِ فرض ادا کرنے کی فکر کرنا لازم ہے۔

حج نہ کرنے کی بہانے

بعض لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادا کرنے سے بڑی غفلت برتتے ہیں اور مختلف قسم کی تاویلیں اور بہانے پیش کرتے ہیں، ذیل میں ایسے لوگوں کی کچھ

تاویلیں پیش کی جا رہی ہیں جو احادیث بالا میں بیان کردہ وعیدوں کی روشنی میں بالکل باطل ہیں :

ماحول نہیں

اگر کسی کو یہ یاد دلائیں کہ بھائی آپ صاحب مال ہیں' آپ کے اوپر حج فرض ہے اس کو ادا کیجئے! تو جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے گھر میں ماحول نہیں ہے' اس قسم کی ہمارے یہاں باتیں نہیں ہوتیں۔ اور جب تک ماحول نہ ہو ایسا کرنے کا فائدہ کیا؟ حالانکہ وہ ہر سال تمام بچوں اور گھر والوں کے ساتھ بمع ملازمین مری' سوات گھومنے جائیں گے۔ سنگاپور' پیرس اور لندن جائیں گے' لیکن نہیں جائیں گے تو حج کے لئے نہیں جائیں گے۔ حج کے لئے ماحول نہ ہونے کا بہانہ کریں گے' مگر! یہ بہانہ آخرت میں نہ چل سکے گا اور خدا کے عذاب سے نہ بچا سکے گا۔ سوچ لیں!

پہلے نماز روزہ تو کرلیں

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ حج پر تو بعد میں جائیں گے' پہلے نماز' روزہ کے تو پابند ہو جائیں۔ انہیں سمجھاؤ کہ بھائی! جب تم حج پر جاؤ گے تو ایک طرح سے تمہاری تربیت ہو گی اور جب ۴۰ سے ۵۰ روز تک گھر سے باہر رہ کر صرف حرم پاک اور مسجد نبوی میں یہ سارا وقت لگے گا اور ایک خاص عبادت والا ماحول ہو گا تو تم تمام دوسری عبادتوں کے بھی عادی ہو جاؤ گے اور تمہارے اندر بڑی تبدیلی ہو جائے گی' لیکن پھر بھی نہیں سمجھتے ______ اصل بات یہی ہے کہ حج کرنا نہیں چاہتے' کیونکہ اول تو حج کا فرض ہونا نماز روزہ کی پابندی پر موقوف نہیں' دوسرے نماز' روزہ کی پابندی بھی تو اپنے اختیار میں ہے' جب چاہے پابند ہو جاؤ' کیا مشکل ہے؟

دیگر فرائض

کچھ لوگ اس طرح تاویلیں پیش کرتے ہیں کہ ایک حج ہی ادا کرنے کے لئے رہ گیا ہے! اور بھی تو دوسرے فرائض ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں' بچوں کی تعلیم ہے اور نہ جانے کیا کیا بہانے تراشتے ہیں کہ پہلے ان کو پورا کرلیں پھر حج بھی کر لیں گے۔ اتنی جلدی کیا ہے؟

ایسے لوگ درج ذیل احادیث میں غور کریں!

- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہئے۔
- دوسری حدیث میں یہ ارشاد ہے کہ فرض حج میں جلدی کرو' نہ معلوم کیا بات پیش آجائے۔ (ترغیب)
- ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو' کسی کو بعد کی کیا خبر ہے کہ کوئی مرض پیش آجائے یا اور کوئی ضرورت درمیان میں لاحق ہوجائے۔ (کنز)
- ایک اور حدیث میں ہے کہ حج نکاح سے مقدم ہے۔ (کنز)
- ایک حدیث میں ہے کہ جس کو حج کرنا ہے جلدی کرنا چاہئے۔ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے' کبھی سواری کا انتظام نہیں رہتا' کبھی اور کوئی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے۔ (کنز)
- ایک حدیث میں ہے کہ حج کرنے میں جلدی کرو' نہ معلوم کیا عذر پیش آجائے۔ (کنز)

ان احادیث کی بناء پر ائمہ میں سے ایک بڑی جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب کسی شخص پر حج فرض ہو جائے تو اِس کو فوراً ادا کرنا واجب ہے تاخیر کرنے سے گناہگار ہوتا ہے۔

حج کے بعد گناہ نہ کرنا

کچھ لوگ حج پر اس لئے نہیں جاتے کہ بھائی! بس حج کے بعد کوئی گناہ نہیں کرنا' اس لئے بس زندگی کے آخری ایّام میں حج کریں گے تاکہ بعد میں پھر کوئی گناہ نہ کریں۔ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے کیونکہ یہ تو معلوم نہیں کہ زندگی کتنی ہے اور وہ کب پُوری ہو جائے' اگر زندگی کے آخری ایّام کے انتظار میں موت آگئی تو پھر کیا ہو گا۔ اس لئے زندگی کے آخری حصہ میں حج کرنے کا انتظار کئے بغیر جتنی جلدی ممکن ہو سکے حج کرلینا چاہئے۔

بچیوں کی شادی کا مسئلہ

کچھ لوگ یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ بھائی! پہلے ہی بچیاں سیانی گھر بیٹھی ہیں پہلے ان کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہو جائیں' باقی چیزیں بعد کی ہیں۔ بچیوں کی شادی سے فراغت کے بعد حج کا پروگرام بنائیں گے۔ جبکہ بچیوں کی ابھی نہ منگنی ہوئی ہے نہ سامنے کوئی رشتہ ہے اور کچھ معلوم نہیں کب ان کی شادی ہو گی۔ اس لئے ان کے نکاح کے انتظار میں حج فرض کو موخر کرنا درست نہیں' ان کی حفاظت کا تسلّی بخش انتظام کرکے حج کے لئے جانا چاہئے۔

کاروباری عذر

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ چونکہ بچّے ابھی چھوٹے ہیں اور کاروبار کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے بچّے جب بڑے ہو جائیں گے اور کاروبار سنبھال لیں گے تو پھر حج پر جائیں گے۔ یہ بھی محض نفس کا بہانہ اور حج کرنے سے جی چرانا ہے۔ نہ معلوم کب بچے بڑے ہوں اور کب وہ کاروبار سنبھالیں! اگر بچوں کا پہلے ہی انتقال ہو گیا یا بڑے میاں کا وقت پہلے ہی آگیا تو پھر حج کا کیا ہو گا؟ بہر حال کسی قابل اعتماد شخص کو کاروبار سپرد کرکے حج کے لئے جائیں اور اگر کوئی بھروسہ

کا آدمی نہ ملے تو دکان بند کر کے حج کے لئے جائیں۔

والدین کو حج کرانا

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک اولاد اپنے ماں باپ کو حج نہ کرائیں اور ماں باپ حج نہ کرلیں اس وقت تک اولاد حج نہیں کر سکتی' اس لئے پہلے وہ والدین کو حج کرانے کی فکر کرتے ہیں' جبکہ والدین پر حج فرض نہیں ہوتا اور اس طرح اولاد اپنا حج فرض ادا نہیں کرتی یہ بھی سراسر غلط ہے۔ اولاد پر ماں باپ کو حج کرانا ہرگز فرض نہیں۔ اگر اولاد پر حج فرض ہو جائے تو پہلے وہ اپنا حج کریں پھر اگر اللہ پاک مزید استطاعت دیں تو والدین کو بھی حج کرادیں۔

کچھ کھا کما لیں

بعض لوگ حج کے بارے میں یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ وقت کھانے کمانے کا ہے' پہلے کچھ کھا کما لیں پھر حج کریں گے۔ یہ بھی نفس وشیطان کا دھوکہ ہے۔ ایسے لوگ اصل میں یہ سمجھتے ہیں کہ حج سے پہلے کاروبار میں دھوکہ' فریب' جھوٹ' سُود' رشوت' کم تولنا' کم ناپنا' نقلی کو اصلی بتا کر بیچنا سب چلتا ہے' حج سے آنے کے بعد اگر یہ گناہ کئے تو بڑی بدنامی ہو گی' لوگ کہیں گے حاجی صاحب ہو کر ایسا کام کرتے ہیں اس لئے وہ جوانی میں حج نہیں کرتے۔ اور جب بوڑھے ہو جائیں گے اور کسی قابل نہ رہیں گے تو حج کرنے جائیں گے تاکہ واپس آنے کے بعد حج کی نیک نامی باقی رہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دھوکہ سے بچیں اور مذکورہ گناہوں سے توبہ کریں اور صحت وجوانی میں حج کریں۔

بغیر بیوی کے حج نہ کرنا

بعض لوگ وہ ہیں جن پر حج فرض ہے اور ان کے پاس اس قدر پیسے ہیں جن

سے وہ خود تو حج کر سکتے ہیں البتہ اپنی بیوی کو حج پر لے جانے کی استطاعت نہیں رکھتے' لیکن وہ بیوی کے اصرار کی وجہ سے یا اپنی مرضی سے اس انتظار میں رہتے ہیں کہ جب بیوی کو ساتھ لے جانے کے قابل ہوں گے اس وقت میاں بیوی دونوں ساتھ حج کرنے جائیں گے۔ واضح رہے کہ بیوی کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں حج کو موخر کرنا درست نہیں اور بیوی کو بھی اپنی وجہ سے خاوند کو حج فرض ادا کرنے سے روکنا درست نہیں' خاوند کو چاہئے کہ اس وقت وہ خود حج ادا کرے پھر بعد میں اللہ تعالیٰ توفیق دیں تو بیوی کو بھی حج کرا دے۔

ابھی بچّے چھوٹے ہیں

بعض لوگ خصوصاً عورتیں یہ بہانہ بناتی ہیں کہ ابھی بچّے چھوٹے ہیں اور ہم نے کبھی بچوں کو اکیلا نہیں چھوڑا' انہیں اکیلا چھوڑ کر کیسے جائیں؟ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے۔ ان کو اگر کسی دوسری جگہ کا سفر پیش آجائے یا کسی مرض کی وجہ سے ہسپتال جانا پڑے تو اس وقت چھوٹے بچوں کا سب انتظام ہو جاتا ہے' جب وہاں انتظام ہو سکتا ہے تو حج کے لئے جانے پر بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ اس لئے بچوں کی حفاظت کا مناسب بندوبست کر کے حج ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔

حج نہ کرنے کے حیلوں کا جواب

حج نہ کرنے کے مذکورہ تمام حیلے اور بہانوں کا ایک ہی جواب ہے کہ!
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص کے لئے واقعۃً کوئی مجبوری حج کرنے میں
حائل نہ ہو یا ظالم بادشاہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو یا ایسی
شدید بیماری لاحق نہ ہو جو حج کرنے سے روک دے پھر وہ بغیر حج

کئے مرجائے تو اس کو اختیار ہے کہ چاہئے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے"۔ (مشکوٰۃ)

اس لئے مرنے سے پہلے جتنی جلدی ممکن ہو' حجِ فرض ادا کرنے کی فکر کریں!

جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود اس کو ادا نہیں کرتے اِن کے واسطے جہاں حدیث بالا میں سخت ترین وعید ہے وہاں ان کا ایک زبردست خسارہ اور نقصان یہ ہے کہ حج کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو زبردست مغفرت' دوزخ سے آزادی' رضائے الٰہی کا حصول' درجات کی بلندی اور بے شمار اجر و ثواب ملتا ہے' حج نہ کرنے والے ان سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ اب ان کی ترغیب کے لئے طواف و سعی اور حج کا کچھ ثواب لکھا جاتا ہے۔

حج کے فضائل و برکات

احادیث طیبہ میں حج' عمرہ' طواف اور سعی کا بڑا ہی اجر و ثواب ہے ان میں سے چند خاص خاص احادیث ملاحظہ ہوں :

تلبیہ کی فضیلت

حضرت سہل بن سَعَد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ کا مومن و مسلم بندہ جب حج یا عمرہ کا تلبیہ پکارتا ہے (اور کہتا ہے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ الخ تو اس کے داھنے طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی جو بھی مخلوق ہوتی ہے' خواہ وہ بے جان پتھر اور درخت یا ڈھیلے ہوں وہ بھی اس بندے کے ساتھ لَبَّیْكَ کہتی ہیں یہاں تک کہ زمین اس طرف اور اس طرف

سے ختم ہو جاتی ہے۔ (جامع ترمذی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس شخص نے ایک دن حالت احرام میں تلبیہ کہتے ہوئے گزارا یہاں تک کہ (اس دن کا) سورج غروب ہو گیا تو وہ سورج اس کے گناہ لے کر غروب ہو گا اور وہ مُحرِم ایسا (گناہوں سے پاک) ہو جائے گا جیسے (اس وقت تھا جب) اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

(ابن ماجہ)

فائدہ ✦ حج کا ثواب تو آگے آئے گا، صرف حج کا احرام باندھ کر لَبَّیْكَ کہتے ہی حاجی کے ساتھ خدا کی مخلوق لَبَّیْكَ کہنے میں شریک ہو جاتی ہے، جس کی آواز انسان نہیں سنتے لیکن یہ پر کیف سماں ضرور قائم ہو جاتا ہے اور کس شان کے ساتھ لَبَّیْكَ کی صداؤں میں حاجی حج کے لئے پہنچتا ہے، اور اس کا ایک دن بھی اس حالت میں نہیں گزرتا مگر اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، لہٰذا اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے حجِ فرض ضرور ادا کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے مہمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ ان کی دعاء قبول فرمائے، اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

چار سو گھرانوں میں سفارش قبول

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا : کہ چار سو آدمیوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے (یہ راوی کو شک ہے) اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ حاجی اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

(الترغیب)

فائدہ ✦ حج کرنے والے کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا مہمان بناتے ہیں' ان کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور مغفرت طلب کرنے پر بخشش فرماتے ہیں' اور نہ صرف حج کرنے والوں کی بلکہ اگر وہ اپنے متعلقین میں سے سو دو سو نہیں' چار سو افراد کی مغفرت کی درخواست کریں تو ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں' اور اتنے لوگوں کی مغفرت کا تو حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے ہی' اس سے زیادہ افراد کے لئے بھی اگر حاجی مغفرت کی دعا کرے تو وہ بھی قبول ہو سکتی ہے۔ یہ نعمت تو ایسی ہے کہ حج فرض ہو یا نہ ہو' یا حج فرض پہلے کر لیا ہو تو بھی حج کریں اور یہ فضیلت حاصل کریں اور بار بار حاصل کریں!

حرم شریف کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر

حج یا عمرہ کرنے والا جب حدود حرم میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ہر نیک

عمل کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہو جاتا ہے چند احادیث ملاحظ ہوں :

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انھوں نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور فرمایا : کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مکّہ مکرّمہ سے پیدل حج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں درج فرمائیں گے اور ان میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہو گی، عرض کیا گیا : حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (مستدرک)

حضرت سعید بن جُبَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس مرض میں حاضر ہوا جس میں ان کا انتقال ہوا، تو میں نے انہیں اپنے بیٹوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے میرے بیٹو!! پیدل حج کرنا، کیونکہ مجھے اتنا کسی چیز کا غم نہیں جتنا پیدل حج نہ کرنے کا ہے، صاحبزادگان نے عرض کیا : کہاں سے پیدل حج کیا جائے؟ فرمایا کہ مکّہ مکرّمہ سے، پھر فرمایا کہ سواری پر حج کرنے والے کو ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور پیدل حج کرنے والے کو ہر قدم پر مکہ مکرمہ کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں ملتی ہیں۔ صاحبزادگان نے عرض کیا : مکّہ مکرّمہ کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا : کہ مکّہ مکرّمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (القریٰ لقاصد ام القریٰ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا : کہ جس شخص نے مکہ مکرّمہ میں رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس نے روزے رکھے اور حسبِ سہولت (رات میں) اس نے عبادت کی تو اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : کہ حرم کا ایک روزہ ثواب میں ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے اور ایک درھم کا صدقہ ایک لاکھ درھم صدقہ کرنے کا ثواب رکھتا ہے اور (حرم کی) ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (القریٰ)

فائدہ ◆ لہٰذا حدود حرم میں داخل ہوتے ہی تمام نیک کاموں کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے' چنانچہ حرم میں داخل ہو کر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہیں تو ایک لاکھ سبحان اللہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں تو ایک لاکھ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا ثواب ملے گا' حج یا عمرہ کرنے پر جتنا بھی خرچ ہو وہ سب حرم میں داخل ہو کر ایک مرتبہ سبحان اللہ یا الحمدللہ یا اللہ اکبر کہتے ہی وصول ہو جاتا ہے' اس لئے حج کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے اور اتنے عظیم ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ کرنا چاہئے ——— بہرحال :

- ○ حرم میں ایک قرآن کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے۔
- ○ ایک روپیہ خیرات کریں تو ایک لاکھ روپے خیرات کرنے کا ثواب ملے۔
- ○ ایک مرتبہ لا الٰہ اِلاّ اللہ پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے' اس میں سے ستّر ہزار کسی کو بخش دیں تو اُمید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مِل جائے۔
- ○ سبحان اللہ' الحمدلِلّٰہ' اللہ اکبر' لا الٰہ اِلاّ اللہ' استغفار' درود شریف'

ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے۔

- دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے۔
- اِشراق' چاشت' اوّابین' سُننِ زوال' قیام اللّیل' تہجّد' تحیّۃ الوضوء' تحیّۃ المسجد اور دیگر نوافل پڑھیں تو ایک لاکھ کے برابر ثواب مِلے۔
- ایک مرتبہ یٰسین شریف پڑھیں یا صلوٰۃ التسبیح پڑھیں تو ایک لاکھ کے برابر ثواب پائیں۔
- ایک روزہ رکھیں تو ایک لاکھ روزوں کا ثواب پائیں۔
- ایک فقیر کو کھانا کھلائیں تو یہ ایسا ہے کہ جیسے ایک لاکھ فقیروں کو کھانا کھلایا ہو۔
- ایک مرتبہ قُل ھُواللہ احد پڑھیں یا ایک عمرہ کریں یا ایک طواف کریں تو ہر چیز پر ایک لاکھ کے برابر ثواب ملے۔

اس لئے خوب نیک کام کریں اور گناہوں سے بچیں' ہو جائے تو فوراً توبہ کریں اور اس حاضری کو بے حد غنیمت سمجھیں اور اس کی دل وجان سے قدر کریں۔ کچھ معلوم نہیں پھر یہ موقع ملے یا نہ ملے۔ بہر حال حج نہ کرنے والے بھی حج کر کے یہ سعادت حاصل کرسکتے ہیں۔

مسجد الحرام کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اس کو صرف ایک نماز کا ثواب ملتا ہے' اور محلّہ کی مسجد میں پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب زیادہ ملتا ہے اور بیتُ المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور میری مسجد یعنی مسجدِ نبوی میں

پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجدِ الحرام میں (جو مکّہ مکّرمہ میں ہے) ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ ✦ بہت سی احادیث میں مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثواب مسجدِ اقصیٰ سے زیادہ آیا ہے، لیکن اِس حدیث میں دونوں مسجدوں کا ثواب پچاس ہزار بیان کیا گیا ہے، اور بعض علماءِ کرام نے اس حدیث میں یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ یہاں ہر مسجد کا ثواب اس سے پہلی مسجد کے اعتبار سے ہے یعنی جامع مسجد کا ثواب محلّہ کی مسجد کے ثواب سے پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ دوگنا ہے، اس حساب سے جامع مسجد کا ثواب بارہ ہزار پانچ سو (۱۲۵۰۰) ہو گیا اور مسجدِ اقصیٰ کا ثواب ۶۲ کروڑ ۵۰ لاکھ (۶۲۵۰۰۰۰۰۰) ہو گیا اور مسجدِ نبوی کا ثواب ۳ نیل بارہ کھرب پچاس ارب (۳۱۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰) ہوا اور مسجدِ حرام کا ثواب ۳۱ سنگھ پچیس پدم (۳۱۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) ہوا اس طرح عام روایات میں مسجدِ حرام کا ثواب جو ایک لاکھ ہے یہ اس سے بہت زیادہ ہو گیا۔
(ماخذہ فضائل حج)

مگر اللہ پاک کی رحمت کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے وہ اس سے بھی زیادہ دینے پر قادر ہے، ان کی رحمت پر کسی کا اجارہ نہیں، اس لئے مسجد حرام میں ایک نماز باجماعت ادا کرنے پر مذکورہ ثواب ملنے کو مشکل نہ سمجھا جائے جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے، وہ کتنے بڑے ثواب سے محروم ہیں، سوچیں اور غور کریں!! اور جلد حج کرنے کا فیصلہ کر کے مسجدِ حرام کا ثوابِ عظیم حاصل کرنے کی فکر کریں۔

بیت اللہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں روزانہ اس گھر (یعنی

بیت اللہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ (۶۰) طواف کرنے والوں پر، چالیس (۴۰) وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس (۲۰) بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر ہوتی ہیں۔ (بیہقی)

فائدہ ✦ بیت اللہ شریف کو صرف دیکھنا بھی عبادت ہے اور باعث رحمت ہے چنانچہ بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین سے اس کے فضائل منقول ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں :

حضرت سعید بن المسیبؒ تابعی فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان وتصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا۔

حضرت ابو السائب مدنیؒ کہتے ہیں کہ جو شخص ایمان وتصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پتے درخت سے جھڑ جاتے ہیں۔ اور جو شخص مسجد میں بیٹھ کر بیت اللہ کو صرف دیکھتا رہے، چاہے طواف ونفل نماز نہ پڑھتا ہو وہ افضل ہے اس شخص سے جو اپنے گھر میں نفلیں پڑھے اور بیت اللہ کو نہ دیکھے۔

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے اور بیت اللہ کو دیکھنے والا ایسا ہے جیسے رات کو جاگنے والا، دن میں روزہ رکھنے والا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا۔

حضرت عطاءؒ ہی سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ بیت اللہ کو دیکھنا ایک سال کی نفل عبادت کے برابر ہے۔

حضرت طاؤسؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو روزہ دار، شب بیدار اور مجاہد فی سبیل اللہ ہو۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنے والا مکّہ سے باہر عبادت

میں کوشش سے لگے رہنے کے برابر ہے۔ (در منثور) (فضائل حج)

فائدہ ◆ جو لوگ فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے' اوّل تو وہ سخت گناہ گار ہیں' دوسرے پھر وہ بیت اللہ کی زیارت سے اور اس کی زیارت کے عظیم ثواب سے محروم ہیں' کیا انہیں اس اجر و ثواب سے محروم رہنا گوارا ہے؟؟

زم زم کے پانی کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے : وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس سے وہی فائدہ ہوتا ہے' اگر آپ نے کسی بیماری سے صحت کے لئے پیا تو اللہ پاک شفا عطا فرمائیں گے اور اگر (کھانے کی جگہ) پیٹ بھرنے کے لئے پیا تو اللہ تعالیٰ پیٹ بھر دیں گے اور اگر پیاس بجھانے کے لئے اِس کو پیا تو اللہ پاک پیاس دور فرمائیں گے۔ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خدمت ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔ (دار قطنی)

آب زم زم پینے کی دعاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے : کہ جب وہ زم زم کا پانی نوش فرماتے تو یہ دعاء مانگا کرتے تھے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ

ترجمہ "اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں"۔ (دار قطنی)

فائدہ ✦ حج یا عمرہ کرنے والوں کو جس قدر زم زم کا پانی پینے کا موقع ملتا ہے، وہ دوسروں کو نہیں ملتا۔ اس لئے حج کے واسطے جانے میں دیگر اعمال کے ثواب کے ساتھ ساتھ کثرت سے زم زم کا پانی پینے کی سعادت ملنا بڑی نعمت ہے۔ کاش! بلاعذر حج نہ کرنے والے غور کرتے!!

طواف میں قدم قدم پر نیکیاں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا :

جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے اور (طواف کے لئے) حجرِ اسوَد کے پاس آئے تاکہ اس کا استلام کرے تو وہ (اللہ تعالٰی کی) رحمت میں داخل ہو جاتا ہے، پھر (جب حجرِ اسوَد کا) استلام کرکے وہ یہ کلمات کہتا ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے' اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستّر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں' ستّر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستّر ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہل خانہ کے ستّر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مقامِ ابراہیم کے پاس آکر دو رکعتیں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جس روز اس کو اس کی ماں نے جَنا تھا۔

(فرج الأحبھانی فی الترغیب)

فائدہ ✦ حاجی یا عمرہ کرنے والا یا نفلی طواف کرنے والا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے باوضو ہو کر طواف شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں' ستّر ہزار گناہوں کی معافی اور ستّر ہزار درجات کی بلندی کیا معمولی بات ہے' اور ستّر اہلِ خانہ کے حق میں سفارش قبول ہونا اور چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملنا اور گناہوں سے پاک ہو جانا یہ وہ سعادتیں ہیں جو بڑے ہی خوش نصیبوں کو ملتی ہیں' حج کر کے آپ کو بھی یہ ثواب مل سکتا ہے۔ لہٰذا حج جلدی کریں۔

حج کا ثواب عظیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجدِ خیف میں (جو منیٰ میں ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا' آپ کی خدمت میں

دو شخص آئے ایک انصاری دوسرا ثقفی، دونوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دعا دی۔ اور عرض کیا اے اللہ کے رسول!! ہم آپ سے کچھ باتیں پوچھنے آئے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ تم پوچھنے آئے ہو اگر تمہارا دل چاہے تو میں بتاؤں کہ تم کیا دریافت کرنے آئے ہو؟ اور اگر تم چاہو تو میں خاموش رہتا ہوں تم خود دریافت کرلو! .... ان دونوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ہی ہمارے سوالات بھی بتا دیجئے تاکہ ہمارے ایمان ویقین میں اضافہ ہو۔ اس کے بعد انصاری صحابی نے ثقفی صحابی سے عرض کیا اللہ کے رسول سے پہلے آپ اپنا سوال پوچھ لیں، ثقفی صحابی نے عرض کیا نہیں! پہلے آپ معلوم کرلیں آپ ہی کا حق پہلے ہے۔ اس پر انہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول جو کچھ میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایئے وہ کیا ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم میرے پاس یہ دریافت کرنے آئے ہو کہ بیت اللہ کے ارادے سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے؟ بیت اللہ کا طواف کرنے میں کیا اجر ہے؟ طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے میں کیا فائدہ ہے؟ صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے کا کتنا ثواب ہے؟ میدان عرفات میں عرفہ کے دن ٹھہرنے کا کتنا اجر ہے؟ جمرات کی رمی کرنے اور قربانی کرنے پر کیا ثواب ہے؟ سر منڈانے پر کیا اجر ہے؟ اس کے بعد بیت اللہ کے طواف کرنے کا کیا ثواب ہے؟ یہ سن کر انصاری صحابی نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، میں یہی باتیں پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ (اس کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری صحابی کے مذکورہ سوالات کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا :

جب تم بیت اللہ کی (زیارت کی) نیت سے اپنے گھر سے چلو گے تو راستے میں تمہاری اونٹنی کے ہر قدم رکھنے اور اٹھانے پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا، اور بیت اللہ کا طواف کرنے میں ایک قدم رکھنے اور

اٹھانے میں تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی' ایک گناہ مٹایا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور طواف کے بعد تمہارا دو رکعتیں ادا کرنا (ثواب میں) بنو اسمٰعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ثواب ستّر ۷۰ غلام آزاد کرنے کے مساوی ہے۔

عرفہ کے دن شام کو تمہارا میدان عرفات میں وقوف کرنا (ایسا مبارک ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے ہیں جو غبار آلود' پراگندہ بال' ہر گہری اور کشادہ وادی سے (نکل کر) میرے پاس آئے ہیں' میری مغفرت اور رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ (لو! میرے ان بندوں کے بارے میں سنو!) اگر ان کے گناہ ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے مساوی ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی میں نے انہیں معاف کر دیئے۔ میرے بندو!! (اب) تم واپس چلے جاؤ' تمہاری بخشش ہو گئی اور جن کے بارے میں تم سفارش کرو (ان کو بھی بخش دوں گا)۔

جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلہ جس سے تم رمی کرو گے' ہلاک کرنے والے اور جہنم واجب کرنے والے کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کبیرہ معاف ہو گا۔ اور تمہاری (حج کی) قربانی تمہارے رب کے پاس ذخیرہ ہے (جس کا ثواب آخرت میں ملے گا) اور سر منڈانے میں تمہارے ہر بال کے بدلے ایک نیکی عطا ہو گی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا۔ سائل نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر اس کے گناہ کم ہوئے تو پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا اس کو تمہاری نیکیوں میں جمع کر دیا جائے گا (اس کے بعد آخر میں) تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا ایسی حالت میں ہو گا کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہ ہو گا اور ایک فرشتہ آئے گا جو تمہارے دونوں شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا (آئندہ نئے سرے سے) عمل کرو! تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ (القریٰ لقاصد ام القریٰ)

فائدہ ✦ سبحان اللہ! حج کرنے کا کتنا عظیم اجر وثواب ہے' قدم قدم پر نیکیاں' گناہوں کی معافی' درجات کی بلندی' غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب' میدانِ عرفات میں قیام کرنے پر بے شمار گناہوں سے درگذر' جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلہ گناہ کبیرہ کی معافی' قربانی کا ثواب محفوظ' سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ ایک نیکی اور ایک گناہ کی معافی' یہ فضائل ایسے ہیں کہ اگر حج فرض نہ ہو تب بھی ان کو حاصل کرنے کے لئے حج کیا جائے اور بار بار کیا جائے' اس لئے جن پر حج فرض ہو' انہیں مذکورہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ضرور حج کرنا چاہئے۔

پیدل حج کرنے کا ثواب

ہر سال ہزاروں مسلمان حج کرتے ہیں جن میں بہت سے حاجی سواری پر حج کرتے ہیں اور بہت سے پیدل کرتے ہیں اور سواری پر حج کرنے والوں کو بھی کچھ نہ کچھ پیدل چلنا ہی پڑتا ہے بلکہ آجکل حج کی مُشقت سفر کے بجائے حج ادا کرنے میں ہو رہی ہے' کیونکہ حاجیوں کی اسقدر کثرت ہے کہ اب سواری پر حج کرنا پیدل حج کرنے کے مقابلے میں زیادہ دشوار ہے' کوئی بہت ہی کمزور' بیمار اور معذور ہو تو الگ بات ہے ورنہ پیدل حج کرنا کافی آسان ہے اور احادیث طیبہ میں اس کے فضائل بھی بہت آئے ہیں۔ یہاں ان کا مختصر انتخاب پیش کیا جاتا ہے تاکہ اگر کسی میں پیدل حج کرنے کی قوت ہو تو وہ یہ ثواب حاصل کر سکے اور جو شخص پورا حج پیدل نہ کر سکے تو جتنا کر سکے کر لے اور کچھ نہ کچھ پیدل حج کا ثواب حاصل کر لے۔

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو بلا کر جمع کیا اور فرمایا : کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (حج کے لئے) مکہ مکرمہ سے پیدل چلے اور واپس مکہ مکرمہ آجائے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر سات سو نیکیاں (اس کے نامہ اعمال میں) لکھیں گے' ان میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہے' عرض کیا گیا : حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا : ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (مستدرک)

فائدہ ◆ مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرنے کا یہ ثواب ہے کہ ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں عطا ہوں گی' جب ایک قدم پر یہ ثواب ہے تو سارے راستے کا کتنا زیادہ ثواب ہو گا۔

دس ارب نیکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

> "جو شخص منیٰ سے عرفات تک پیدل حج کرے' اس کے لئے حرم کی نیکیوں میں سے سو ہزار نیکیاں درج کی جائیں گی' عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا : ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے"۔

فائدہ ◆ ایک سو ہزار کو ایک لاکھ میں ضرب دینے سے دس ارب کی تعداد بن جاتی ہے' جس کا حاصل یہ ہوا کہ صرف منیٰ سے عرفات تک پیدل جانے والے حاجی کو دس ارب نیکیاں ملیں گی' سبحان اللہ! کتنا عظیم ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی ہمت و قوت عطا فرمائیں۔ آمین۔

جو لوگ حج نہیں کرتے' وہ غور کریں کہ حج نہ کرنے کی بناء پر گناہگار ہونے کے علاوہ وہ کتنی لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں نیکیوں سے محروم ہیں' کیا انہیں مرنا نہیں ہے؟ اور حقیر دنیا چھوڑنی نہیں ہے؟ اور جب مرنا بھی یقینی ہے اور دنیا کو چھوڑنا بھی

ضرور ہے تو پھر حج کر کے آخرت کے لئے نیکیوں کے ذخائر جمع کریں تاکہ آخرت میں کام آئیں۔

عمرۃ کا ثواب

حج سے پہلے یا حج کے بعد اکثر عمرہ کیا جاتا ہے اور عمرہ کا بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ حدیث میں عمرہ کو چھوٹا حج بتایا گیا ہے اس کے چند فضائل ہیں :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا۔ اور حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہے۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو' کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر و فاقہ' محتاجگی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے وچاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ ان کی دعاء قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(ابن ماجہ)

فائدہ ✦ اخلاص کے ساتھ حج یا عمرہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگانا ہے جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ بھی ہو جاتا ہے' دعاء بھی قبول ہوتی ہے' فقر وفاقہ بھی ختم ہوتا ہے اور خوش حالی اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اور نیز حج مبرور کے بدلے میں جنت عطا ہونا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے۔ جو لوگ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے وہ کہاں ہیں؟ کیا وہ گناہوں سے پاک نہیں ہونا چاہتے؟ کیا انہیں جنت درکار نہیں؟ اگر درکار ہے تو پہلے حج کا فریضہ انجام دیں!

رمضان المبارک کا عمرہ

حضرت اُمّ سُلَیْم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ (میرے خاوند) ابو طلحہ اور ان کے بیٹے حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ آپ نے فرمایا : کہ اے اُمّ سُلَیْم! رمضان المبارک میں عمرہ کرنا (ثواب میں) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(ابن حبان)

فائدہ ✦ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب رکھتا ہے اور بھی احادیث میں مذکور ہے' لیکن مذکورہ حدیث میں ہے کہ : رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(ابوداؤد)

اللہ پاک بار بار رمضان المبارک کا عمرہ مقبول نصیب فرمائے۔ (آمین)

مدینہ طیّبہ کے فضائل

حج اور عمرہ کرنے والے کو حج وعمرہ کرنے کے بعد دوسری سب سے بڑی دولت

و نعمت مدینہ منورہ کی حاضری، مسجد نبوی کی زیارت اور دونوں جہاں کے سرادر اور آقا و مولیٰ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بلا واسطہ حضوری اور براہ راست سلام پیش کرنے کی وہ سعادت ہے جو بہت ہی بلند نصیبہ کی بات ہے۔ جو لوگ حج کی استطاعت ہوتے ہوئے حج نہیں کرتے وہ اس عظیم سعادت سے بھی محروم رہتے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی محرومی نہیں۔

اب کچھ فضائل اور برکات مدینہ منورہ کے پیش کئے جاتے ہیں۔

شفاعت اور سفارش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ میرا جو امتی مدینہ کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کرکے وہاں رہے گا، میں قیامت کے دن اس کی شفاعت اور سفارش کروں گا۔

(صحیح مسلم)

طاعون اور دجّال سے حفاظت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجّال داخل نہیں ہو سکتا۔

(صحیح بخاری و مسلم)

فائدہ ✦ دعاء کرنا ہر مومن کے اختیار میں ہے، اس لئے مدینہ طیّبہ میں رہنے کی دعا خود بھی کرنی چاہئے اور دوسروں سے بھی کرانی چاہئے۔

مسجدِ نبوی کی عظمت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ آدمی اگر اپنے گھر پر نماز پڑھے تو صرف ایک نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے، اور محلہ کی مسجد میں پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب ہوتا ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اور میری مسجد یعنی مسجدِ نبوی میں بھی پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجد الحرام میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن ماجہ)

فائدہ ✦ مسجدِ نبوی میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے کوئی شخص پچاس ہزار نمازیں ادا کرے، اللہ اکبر!! کتنا عظیم ثواب ہے، اس لئے مدینہ جانے والوں کو ہر نماز مسجدِ نبوی میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

دو مقبول حج کا ثواب

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جو شخص حج کے لئے مکّہ مکرّمہ جائے اور پھر میرا ارادہ کرکے میری مسجد میں آئے تو اس کے لئے دو مقبول حج لکھے جاتے ہیں۔

(دیلمی)

نفاق اور دوزخ سے براءت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جس شخص نے

میری اس مسجد میں ۴۰ نمازیں ادا کیں' ایک نماز بھی فوت نہیں ہوئی تو اس کے لئے دوزخ سے اور ہر قسم کے عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی (اسی طرح) نفاق سے براءت بھی لکھ دی جائے گی۔ (طبرانی)

فائدہ ✦ مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں باجماعت مسلسل ادا کرنے پر یہ بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو نفاق کی نجاست سے پاک فرمادیں گے' اور دوزخ اور ہر قسم کے عذاب سے اس کو نجات دے دیں گے۔ اس لئے مسجد نبوی میں مسلسل چالیس نمازیں ادا کرکے یہ عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہئے۔ حج کرنے کی استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے اس سعادت سے بھی محروم ہیں' وہ غور کرلیں!۔

جنت کا باغیچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔

(بخاری ومسلم)

فائدہ ✦ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی جگہ اور آپ کا حجرۂ مبارک جس میں آپ آرام فرما ہیں' ان کے درمیان جو زمین کا حصہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایتوں کا خاص محل ہے جس کی بناء پر گویا وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے' جو بندہ ایمان اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب بن کر اس میں آیا تو گویا وہ جنت کے ایک باغیچہ میں آگیا اور انشاء اللہ آخرت میں بھی وہ اپنے آپ کو جنت کے ایک باغیچہ میں پائے گا۔ (معارف الحدیث)

روضۂ اقدس کی زیارت

آہستہ قدم٬ نیچی نگاہ٬ پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے (ﷺ)
اے زائرِ بیتِ نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یہاں جنبشِ لب بے ادبی ہے
بچھاؤ پلکیں٬ جھکاؤ آنکھیں
ادب کا اعلیٰ مقام آیا

حج کے بعد سب سے افضل٬ سب سے بہتر اور سب سے بڑی سعادت دونوں جہاں کے سردار جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت ہے٬ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا٬ لہٰذا دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں اور اس پر ملنے والے بے شمار فضائل و برکات حاصل کریں جو دور سے درود و سلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کا زندہ ہونا جمہورِ اُمّت کے نزدیک طے شدہ بات ہے٬ جو شخص اس کو نہ مانے وہ جاہل ہے اور نالائق ہے٬ بہرحال آپ کا جو امّتی مزارِ مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے٬ آپ خود اس کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں٬ ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایک عظیم ترین سعادت ہے جو ہر زیارت کرنے والے کو تمام آداب کے ساتھ ضرور حاصل کرنی چاہیے بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کے روضہ اقدس کی زیارت کرنا ایسا ہے جیسے اس نے حضور کی زندگی میں آپ کی زیارت کی۔ جو لوگ حج نہیں کرتے وہ اس دولتِ عظمیٰ سے بھی محروم رہتے ہیں جو حقیقت میں بڑی محرومی ہے۔

فضائل زیارت مزار اقدس

- رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جس شخص نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ میری وفات کے بعد (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنھوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (رواہ البیہقی)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (ابن خزیمہ)
- رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)
- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ پر درود پڑھتا ہے میں خود اس کو سنتا ہوں۔ (رواہ البیہقی)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے، میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص کسی اور جگہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس کی دنیا و آخرت کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ (رواہ البیہقی)

فائدہ ◆ یہ کتنی بڑی فضیلت ہے کہ روضۂ اقدس پر کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں، اس لئے ادب و احترام سے نظر جھکا کر بڑے ہی خلوص سے سلام پیش کرنا

چاہئے۔ اور مدینہ منوّرہ کے قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ یہ سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

درودوسلام کا ثواب

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے :

اِنَّ اللّٰہ وملٰئِکتہ یُصلّون علَی النّبی

اس کے بعد ستر مرتبہ

صَلَّی اللّٰہ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ

کہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے' اے شخص! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کی ہر حاجت پوری کردی جاتی ہے۔

(فضائل حج)

فائدہ ✦ روضہ اقدس پر دستور کے مطابق درود وسلام پیش کرنے کے بعد مذکورہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے ستر مرتبہ ذکر کردہ درود شریف بھی پڑھ لیا کریں۔ اور مذکورہ الفاظ کی جگہ اگر ستر مرتبہ یہ کلمات کہے جائیں تو شاید زیادہ بہتر ہو۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (حوالہ بالا)

عام حالات میں درود وسلام پڑھنے کے احادیث میں بڑے عجیب وغریب فضائل منقول ہیں' ان میں سے چند خاص خاص فضائل یہاں لکھے جاتے ہیں' تاکہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کیا جائے بلکہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران تو خاص طور پر درود شریف کی کثرت کرنی چاہئے اور درود ابراہیمی سب درودوں کا سردار ہے اس لئے اسی کو زیادہ پڑھنا چاہئے۔

قرب کا ذریعہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے : کہ قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہو گا۔

(ت' حب)

تفکرات سے نجات اور گناہوں کی معافی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ پر درود شریف کثرت سے پڑھتا ہوں تو کتنا درود اپنے معمول میں رکھوں؟ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے' میں نے کہا ایک چوتھائی' یعنی باقی تین چوتھائی دوسرے معمولات رہیں' فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اور اگر بڑھا دو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا' فرمایا جتنا چاہو' اور اگر زیادہ کردو تو اور بہتر ہے' میں نے کہا تو پھر سب درود ہی درود رکھوں گا' فرمایا تو اب تمہاری سب فکروں کی بھی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

(ت' مس)

دس رحمتیں اور دس نیکیاں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس

درجہ بڑھاتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھتے ہیں۔ (س ط)

۷۰ رحمتیں اور ۷۰ دعائیں

ایک روایت میں ارشاد ہے کہ : درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستّر ۷۰ رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے ستّر ۷۰ مرتبہ دعاء کرتے ہیں۔ (زادا لسعید)

عرش کا سایہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے : کہ جو شخص مجھ پر درود کی کثرت کرے گا تو وہ عرش کے سایہ میں ہو گا۔

(حاشیہ الذب)

اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف

درمختار میں اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(زادا لسعید)

سو حاجتیں پوری

امام مستغفری رحمہ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے : کہ جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے، اس کی سو (۱۰۰) حاجتیں پوری کی جائیں

گی تیس (۳۰) دنیا کی اور باقی آخرت کی۔

(نفض)

ہزار مرتبہ پڑھنے والے کے لئے بشارت

ابو حفص ابن شاہینؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ درود پڑھے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہیں دیکھ لے گا۔

(سع)

قیامت کی ہولناکی سے نجات

دیلمیؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: کہ قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات حاصل کرے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہو گا۔

(سع)

فائدہ ✦ کثرت سے درود شریف پڑھنا، مدینہ طیبّہ میں خاص معمول ہونا چاہیے۔ اور پھر زندگی بھر یہ معمول جاری رہنا چاہیے، جس سے دنیا و آخرت میں مذکورہ بالا فضائل وبرکات حاصل ہوں گے۔ حج کی استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے نہ جانے دین ودنیا کے کتنے ہی فوائد وثمرات اور اجر وبرکات سے محروم ہیں۔

مدینہ منورہ کی موت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص

اس کی کوشش کر سکے کہ مدینہ منوّرہ میں اس کی موت آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ منورہ میں مرے (کیونکہ) میں ان لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ طیبہ میں مریں گے (اور وہاں دفن ہوں گے)۔

(جامع ترمذی)

فائدہ ✦ مدینہ طیبّہ میں موت آنا گو اپنے اختیار میں نہیں لیکن بندہ اس کی آرزو اور دعاء تو کر سکتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کسی قدر کوشش بھی کر سکتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کوشش کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتے ہیں' حدیثِ بالا کا یہی مدعا ہے : اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا مانگنے کے لائق ہے!

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ

ترجمہ : "اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما' اور اپنے محبوب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک شہر (مدینہ منوّرہ) میں مرنا (اور دفن ہونا) نصیب فرما!

(بخاری)

جنت البقیع میں دفن ہونا

مدینہ منوّرہ میں ایمان کے ساتھ مرنے کے بعد' جنت البقیع میں دفن ہونا بہت بڑی نعمت ہے' جہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت مدفون ہیں یعنی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضور کی

صاحبزادیاں حضرت زینب حضرت امّ کلثوم حضرت رقیہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور دو کے سوا باقی نو ازواجِ مُطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین پھوپھیاں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم آرام فرما ہیں' اور تیسرے خلیفہ ارشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ' دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم' بے شمار تابعین' تبع تابعین اور لاتعداد علماء' صلحاء' شہداء اور اولیاء کرام رحمہم اللہ مدفون ہیں' احادیث میں جنت البقیع کے خاص فضائل ہیں۔ چند یہ ہیں :

- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آسمان والوں کے لئے دو قبرستان زمین پر ایسے چمکتے ہیں جیسے زمین والوں کے لئے آسمان پر چاند اور سورج چمکتے ہیں ایک بقیع کا قبرستان دوسرے مقبرۂ عسقلان۔

(فضائل حج)

- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی' میں اس میں سے نکلوں گا' پھر ابوبکر اپنی قبر سے نکلیں گے پھر عمرؓ پھر جنت البقیع میں جاؤں گا' وہاں جتنے مدفون ہیں ان کو اپنے ساتھ لوں گا' پھر مکّہ مکّرمہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا۔ وہ مکّہ مکّرمہ اور مدینہ منوّرہ کے درمیان آکر مجھ سے ملیں گے۔

(ترمذی شریف)

- حضرت امّ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ اے امّ قیس! کیا تم نے یہ مقبرہ (یعنی جنت البقیع) دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا! ہاں یا رسول اللہ دیکھا ہے! (اس کے بعد) آپ نے فرمایا : کہ قیامت کے دن اِس قبرستان

سے ستر ہزار آدمی اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے' یہ لوگ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے' (حضور سے یہ فضیلت سن کر) ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول' کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان میں سے ہو' پھر ایک صاحب اور اٹھے اور انھوں نے بھی یہی عرض کیا' آپ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

(القریٰ)

فائدہ ✦ مدینہ منوّرہ کی موت کے ساتھ جنت البقیع میں دفن ہونے کی تمنا بھی ہونی چاہئے اور دعاء بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سعادت خاص اپنے فضل کرم سے ضرور عنایت فرمائے آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین

۱۱/۷/۲۶ھ